سوال

ایک شخص اپنی بیوی سے اس کے برے اخلاق کی وجہ سے جھگڑ رہا ہو اور بیوی کے برے اخلاق کی مذمت کرے اور اسے بطور استعارہ آدمیوں کے تعامل کا ذکر کرتا ہوا کہے کہ : اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو پھر ہمارا اکٹھا رہنا مشکل ہے ، اور جو لڑکی اس طرح کی ہو میں اسے نہیں چاہوں گا ۔ تو ہم نے اسے ان الفاظ کی ادائیگی کے وقت اس کی نیت کے بارہ میں سوال کیا تو اس کا جواب تھا اسے علم نہیں کہ اس وقت اس کی نیت کیسی تھی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

علماء کرام ان الفاظ کو کنایہ میں شمار کرتے ہیں ، اور ان کا حکم یہ ہے کہ اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن جب طلاق کی نیت کر کے بولے جائیں تو پھر طلاق ہوگی ، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی یا پھر ان الفاظ کی ادائیگی کے وقت اسے نیت کا علم ہی نہیں تھا تو طلاق شمار نہیں ہوگی ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے :

میں تجھے نہیں چاہتا اور یہ الفاظ کئی بار دھرائے ۔

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر یہ الفاظ نیت کے بغیر ادا کیئے گئے ہوں تو طلاق شمار نہیں ہونگے ، یہ کنایہ ہے نہ کہ طلاق ، اس کی بیوی اس کی عصمت میں باقی رہے گی اور اس پر کچھ بھی نہیں ۔ دیکھیں : فتاوی الطلاق شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی ص (68) ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

22850